

خُدا کی پیچھا کرنے والی رحمت

نمبر 3525

ایک وعظ

شائع شدہ: جمعرات، 17 اگست، 1916

بیان کردہ: سی۔ ایچ۔ سپرجن

میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن میں

خُداوند کے دِن، شام، 22 فروری، 1871 کو

اور اُس [خُداوند کے فرشتہ] نے کہا، باجرہ، سارے کی لونڈی، تُو کہاں سے آئی ہے؟ اور کہاں جائے گی؟ اور اُس نے کہا، میں "اپنی مالکن سارے کے چہرہ سے بھاگ رہی ہوں۔"

پیدائش 16:8

اور اُس نے اُس خُداوند کا نام جو اُس سے کلام کرتا تھا، یہ رکھا: 'تُو خُدا ہے جو مجھے دیکھتا ہے'، کیونکہ اُس نے کہا، 'کیا' "میں نے یہاں بھی اُس کو دیکھا ہے جو مجھے دیکھتا ہے؟"

پیدائش 16:13

باجرہ کئی برسوں تک ابرہام کے گھرانے میں رہی تھی، اور یہ کوئی معمولی فضل نہ تھا۔ جب کہ سارہ دُنیا بُت پرستی میں مبتلا تھی، ابرہام کے خیمہ میں نور چمکتا تھا۔ نہ فقط یہ کہ خود ابرہام بیہواہ خُدا کا پرستار تھا، بلکہ اُس نے اپنے گھرانے کو بھی اپنے پیچھے چلنے کی ہدایت دی۔ ہم یقین کر سکتے ہیں کہ اُس کے گھر میں عبادت کے لیے اجتماعات ہوتے تھے۔ یہ کہ بزرگ باپ نے اپنے کلام اور عمل دونوں سے اپنے خدمت گاروں کو حقیقی خُدا کی پہچان سکھائی۔ اُس کا گھر دُنیا میں نور کا مرکزی مقام تھا، اور اُس کے گرد مگرد بُت پرستی کی گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

تاہم میں یہ نہیں پاتا کہ باجرہ، ان برسوں میں جب وہ ابرہام کے ساتھ رہی، حتیٰ کہ جب اُس نے اُس کا ایمان دیکھا کہ وہ اپنی قوم اور اپنے وطن کو چھوڑ کر وعدہ شدہ سرزمین میں خیمہ زن ہوا۔ میں نہیں پاتا کہ اُس نے کبھی کوئی شخصی بُلاہٹ خُدا کی طرف سے پائی ہو، یا اُس کی اپنی جان کے لیے فرشتہ رحمت سے کوئی کلام سنا ہو۔ اور درحقیقت، اس معاملہ میں وہ اُن بہت سے خُدا ترس گھرانوں کے خدمت گاروں بلکہ بیٹوں اور بیٹیوں کی مانند ہے جو نور سے گھرے ہوئے ہیں، مگر دیکھ نہیں پاتے، جو اُس جگہ ہوتے ہیں جہاں خُدا کلام کرتا ہے، مگر اُس نے اُن سے شخصی طور پر کلام نہیں کیا، جو فضل کے وسائل سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، مگر ابھی تک اُس فضل کو حاصل نہیں کر پائے جو اُن وسائل کے ذریعے ملتا ہے۔ جو اسرائیل کے درمیان اجنبی ہیں، پردیسی، اگرچہ وہ خود سرزمین میں بستے ہیں۔

اب ہم میں سے بہتوں کے لیے اس سے زیادہ خوشی کی کوئی اور بات نہ ہوگی کہ اگر ایسے افراد کو باجرہ کی مانند بُلا یا جائے۔ اگر وہ آسمان سے آواز سنیں، اور وہ دوبرا انکشاف پائیں جو باجرہ نے پایا، یعنی کہ خُدا نے اُسے دیکھا، اور یہ کہ وہ خُدا کے حضور آ سکتی ہے۔ وہ اُس کی طرف نظر اُٹھا سکتی ہے جس نے اُس پر نگاہ کی۔

—اس وقت میں سب سے پہلے آپ کی توجہ ایک نہایت دلچسپ امر کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا، یعنی

- وہ منفرد وقت جو خُدا نے اپنی رحمت کے ظہور کے لیے چُنا۔

اُنیے، اس پر کچھ دیر ٹھہریں۔ خُدا اپنی خودمختاری کو جانیں بچانے میں ظاہر کرتا ہے۔ نہ صرف اُن جانوں میں جنہیں وہ نجات دینا چاہتا ہے، بلکہ اُن وسیلوں میں بھی جنہیں وہ اُنہیں بُلانے کے لیے استعمال کرتا ہے، اور اُن کی ذہنی اور روحانی حالت میں بھی، جن میں وہ اپنی رحمت کی نظر ڈالتا ہے۔

اب باجرہ اُس وقت جب فرشتہ نے اُس کو پکارا۔ کسی ایسے حال میں نہ تھی کہ اُس پر خُدا کی زیارت کا امکان نظر آتا۔ وہ سب سے پہلے اُس گھڑی ایک بے انصافی کا زخم لیے بیٹھی تھی۔ وہ محسوس کرتی تھی کہ سارہ نے اُس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا، اور قوی امکان یہی تھا کہ سارہ نے واقعی اُس پر سختی کی ہو۔ مشرقی مالکن اکثر اپنی لونڈیوں کے ساتھ سختی کرتی

ہیں، اور باجرہ بہت حد تک ایک غلام کے مقام پر تھی۔ ہمیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ غیرت مند بیوی نے سختی برتی ہوگی۔ اور شاید ناحق سختی۔

وہ اُس کنویں کے پاس بیٹھی تھی، اپنی جان کے اندر کڑواہٹ محسوس کرتے ہوئے، اس بات پر کہ نیکوکاروں کے گھر میں جہاں اُس نے بہتر سلوک کی توقع رکھی تھی، اُس کے ساتھ ناانصافی کی گئی۔ ایسا بالکل ممکن نظر نہیں آتا تھا کہ ابرہام کے خُدا کی طرف سے اُسے پُکارا جائے، جب اُس کا دل غصہ سے جوش مار رہا تھا اُس گھرانے کے خلاف جہاں خُدا کی عبادت کی جاتی تھی۔

اور اُسی وقت، جب وہ اس معاملہ پر غور کرتی اور اُس کی جان میں تلخی بڑھتی جاتی، تو مجھے تعجب نہ ہوگا اگر اُس نے محسوس کیا ہو کہ اس تمام تر مصیبت کا بہت سا حصہ اُس کی اپنی ہی وجہ سے آیا ہے۔ وہ محض ایک لونڈی تھی، مگر اُس نے مالکن بننے کی خواہش کی۔ اُس نے اپنی مالکن کو حقیر جانا، اور یقیناً اُس سے حقارت آمیز لہجے میں بات کی، اور اب وہی کچھ اُس پر لوٹ آیا تھا، اور اُسے اپنے غرور کی سزا بھگتنی پڑ رہی تھی۔ اُس کی مغرور اور تندخو طبیعت شاید اُسے ماننے کے لیے تیار نہ تھی، مگر اُس کا ضمیر ضرور گواہی دیتا ہوگا کہ جو کچھ اُس کے ساتھ ہو رہا تھا، اُس کا ایک بڑا حصہ وہ خود اپنے اوپر لائی تھی۔ اب جب کوئی شخص ایسی کیفیت میں ہوئے قرار، پریشان، مضطرب، اور شکستہ دل تو یہ مناسب وقت معلوم نہیں ہوتا کہ خُدا اُس کی جان سے کلام کرے۔

مزید برآں، اُس وقت وہ ہر اُس چیز کو ترک کر رہی تھی جو نیک تھی، اُس نے اُس برگزیدہ گھرانے سے منہ موڑ لیا تھا۔ اُسے چھوڑ دیا تھا، چاہے شعوری طور پر نہیں، مگر بہرحال چھوڑ دیا تھا۔ وہ مصر کی طرف جا رہی تھی۔ کہیں بھی، کہیں بھی، بس اس جگہ سے دور جہاں اُس کی غلامی بوجھ بن چکی تھی۔ وہ جا رہی تھی، مگر اُسے خود معلوم نہ تھا کہ کہاں، لیکن غالباً وہ جانتی تھی کہ وہ بُت پرستی کی طرف جا رہی ہے، اُن لوگوں کے درمیان جو بُتوں کی پرستش کرتے تھے۔ جس بہترین چیز کی وہ امید کر سکتی تھی، وہ یہ تھی کہ وہ خُدا سے جُدا ہو جائے۔ وہ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتی تھی کہ اُس کے سامنے گہری تاریکی تھی، اور وہ اُس میں بے خوفی سے گرنے کو تیار تھی، کیونکہ اُس کا سرکش دل جھکنے کو تیار نہ تھا۔ نہ جھکنے کو، نہ خُدا تعالیٰ کی عظمت کے سامنے سرتسلیم خم کرنے کو۔

مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اُسے وہاں دیکھ سکتا ہوں۔ اُس کی آنکھیں رونے سے سُرخ، اُس کی جان سفر کی مشقت سے شکستہ، کچھ دیر کے لیے بیٹھ کر تازہ دم ہو رہی ہے، اور یہ عہد کر رہی ہے کہ کبھی نہ جھکے گی، کبھی واپس نہ جائے گی۔ پھر اچانک اُس اندھیرے پر لرز اُٹھتی ہے جو اُس کے سامنے پھیلا ہوا ہے، اور آگے بڑھنے سے خوف کھاتی ہے۔ یہی وہ لمحہ تھا جب خُدا اُس سے ملا، کیونکہ ہر لحاظ سے وہ ایک بے یارومددگار، ٹھکرائی ہوئی عورت تھی۔ اُس نے اُن خیموں کو چھوڑ دیا تھا جہاں اُسے پناہ مل سکتی تھی، وہ بیابان میں جا نکلی تھی۔ نہ کوئی باپ، نہ ماں، نہ بھائی، نہ بہن جو اُس کا خیال رکھے۔ اُس نے اُن لوگوں سے منہ موڑ لیا تھا جو اُس سے کوئی سروکار رکھتے تھے، اور اب وہ تنہا تھی، تنہا، تنہا، اُس ویران سرزمین میں، نہ کوئی آنکھ جو ترس کھائے، نہ کوئی ہاتھ جو مدد کو بڑھے۔ اور تب، اس آزمائش اور گناہ سے مخلوط حالت میں، خُدا نے اُس سے ملاقات کی۔

جب میں نے اس متن پر غور کیا، تو میں سوچنے لگا کہ کیا آج اس عبادت گاہ میں کوئی ایسا شخص اُنے گا جو اسی کیفیت میں ہوگا؟ اور کیا، اگرچہ کوئی فرشتہ کلام نہ کرے، پھر بھی کسی انسان کی آواز اُس عہد کے رسول کی مانند کسی غریب جان سے مخاطب ہوگی؟ میں نہ تیرا نام جانتا ہوں، نہ تیرا چہرہ، مگر تیری کیفیت سے خوب واقف ہوں۔ شاید آج رات تُو شدید غصے میں ہے، سخت بے چین ہے، درد سے کراہ رہا ہے، غضبناک ہے، اور تُو نے تہیہ کر لیا ہے کہ دُنیا کو چُن لے گا اور ہر نیک چیز سے منہ موڑ لے گا۔ شاید آج رات تُو نے وہ سب کچھ کھو دیا ہے جو زمین پر جینے کے لائق بناتا ہے۔ تُو موت کی آرزو کرتا ہے، اور تقریباً اُس جگہ کو تلاش کر رہا ہے جہاں چراغ اندھیری ندی پر لرزاں ہوتے ہیں، کیونکہ تیری جان محض تلخی ہے، اور تیری امید کا چراغ بُجھ چکا ہے۔

اوہ! مگر شاید یہی وہ رات ہو جب خُدا کی زبردست رحمت تیرے ساتھ ملاقات کے لیے مقرر ہے۔ یہی وہ شام جب خُداوند تیرا نام پکارے گا، اور تُو محسوس کرے گا کہ وہ تجھے جانتا ہے، تیری حالت سے آگاہ ہے، اور وہ تجھے اپنے پاس بلانے آیا ہے، جیسا کہ تُو کبھی نہ بلایا جاتا اگر تیری یہی انتہائیں خُدا کو تیری نجات کے لیے نہ لائی ہوتیں

میں نہیں سمجھتا کہ یہاں کوئی ایسا ہوگا جس کی حالت بعینہ باجرہ کی مانند ہو، مگر اکثر ایسا ہوا ہے کہ انسانی زندگی کا نقطہء انتقال کسی شدید دُکھ، بڑی غریب، اور کسی بھیانک گناہ کے سبب ذہنی کرب کا لمحہ رہا ہے۔ یا پھر وہ وقت آیا ہے جب جان کے سامنے کوئی بولناک فیصلہ رکھا گیا ہو، جہاں ایسا معلوم ہو کہ آج رات یا تو خُدا کا انتخاب ہوگا یا شیطان کا، یا تو آسمان یا دوزخ، یا تو ابدی مسرت یا ابدی ہلاکت۔ شاید ایسی ہی کسی عجیب گھڑی میں، اپنی ذہنی تاریخ کے ایک نازک موڑ پر، تُو آج یہاں آیا ہے۔ پس میری دعا ہے کہ وہ خُدا جو یہاں موجود ہے، تجھ سے کلام کرے۔

ایک منفرد وقت، رحمت کے لیے۔

—اب، دوسرے نکتہ پر توجہ کریں

I

رحمت کا طریقہ، یا وہ سوالات جو فرشتہ نے اُس سے کیے۔

وہ اُس کنویں کے پاس بیٹھی ہے، جو بیابان میں ہے۔ شاید یہ راستے میں ایک چھوٹا سا نخلستان ہو، مگر وہاں کوئی آدمی نظر نہیں آتا، نہ ہی کوئی امکان ہے کہ کوئی قافلہ اُس طرف سے گزرے۔ وہ خاموشی سے بیٹھی ہے کہ اچانک ایک آواز آتی ہے، "ہاجرہ!" وہ چونک اٹھتی ہے، اوپر نظر اٹھاتی ہے، اور دیکھتی ہے کہ اُس کے اوپر ایک روشنی چمک رہی ہے، جو دوپہر کے سورج سے بھی زیادہ درخشاں ہے۔ وہ اِس روشنی کو بمشکل برداشت کر پاتی ہے، اور پھر وہی آواز آتی ہے، "ہاجرہ، سارہ کی لونڈی!" جو کوئی بھی کلام کر رہا ہے، وہ جانتا ہے کہ وہ کون ہے، اُس کی حقیقت کیا ہے، اور اُس کی تمام حالت سے واقف ہے۔ "پھر وہ سوال آتا ہے، "تُو کہاں سے آئی ہے؟ اور کہاں جائے گی؟"

یہ سوال اُس کو بے حد پریشان کر دیتا ہے، کیونکہ ابھی کچھ ہی دیر پہلے وہ یہی سوچ رہی تھی کہ وہ کہاں سے آئی ہے، اور یہ بھی کہ اُس کے لیے آگے کوئی راستہ نہیں تھا۔ اُس کے سامنے کوئی منزل نہ تھی، صرف دہشت ناک اندھیرا تھا، اور وہ نہیں جانتی تھی کہ کدھر جائے۔

اب دیکھو، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انجیل کی پکار انسانوں کے کان سے سنائی دینے والی آواز میں نہیں آتی، بلکہ خدمت کے ذریعے آتی ہے، جو انسان کی حالت کو انتہائی باریکی سے بیان کر دیتی ہے۔ یہی طریقہ ہمارے نجات دہندہ نے زمین پر اپنی خدمت کے دوران اختیار کیا تھا۔ وہ سامری عورت جو کنویں پر تھی، اُس سے مسیح نے کلام کیا۔ پہلے تو اُس کے الفاظ اُس پر کوئی اثر نہ کر سکے، مگر جب اُس نے موضوع بدلا اور کہا، "جا، اپنے شوہر کو بلا لا۔" تو عورت نے کہا، "میرا کوئی شوہر نہیں ہے۔" اگر اُس کے چہرے پر شرم کے آثار ظاہر ہو سکتے، تو اُس وقت وہ ضرور شرمندہ ہوئی ہوگی۔ "میرا کوئی شوہر نہیں ہے۔" تب اُس نے فرمایا، "تُو نے سچ کہا کہ تیرا کوئی شوہر نہیں، کیونکہ تُو نے پانچ شوہر کیے، اور جس کے ساتھ اب تُو رہتی ہے، وہ تیرا شوہر نہیں۔ یہ بات تُو نے سچ کہی۔"

یہ الفاظ اُس کے دل کی گہرائیوں میں اتر گئے، اور اُس نے جان لیا کہ جو اُس سے کلام کر رہا تھا، وہ محض انسان نہیں تھا۔ اور جب انجیل پوری طرح گناہگار کی تصویر کھینچتی ہے، اُسے اُنہی کی مانند اُس کے سامنے رکھتی ہے، اور وہ پکار اٹھتا ہے، "ہاں، یہ میں ہی ہوں، میرے ہی بارے میں کلام ہو رہا ہے!"—تب وہی تجربہ ہوتا ہے جو ہاجرہ نے کیا، کہ خُدا اُسے دیکھ رہا ہے، اور وہ اُس کی طرف نظر اٹھا سکتی ہے۔

اب میں تجھے، اے عزیز سامع، تیری تصویر کھینچ کر نہیں دکھاؤں گا، کیونکہ اگر میں ایسا کرنا چاہوں بھی، تو نہیں کر سکتا۔ یہ تو خُداوند ہی ہے جو ان معاملات میں ہماری رہنمائی کرتا ہے، مگر میں تجھ سے یہ سوال پوچھوں گا، "تُو کہاں سے آیا ہے؟" کیا تُو اُس حالت میں جہاں اب ہے، نیک پرورش سے نکلا ہے؟ کیا تُو لندن کے گناہوں میں ڈوب گیا ہے، مگر کیا کبھی ایسا وقت تھا جب تُو شام کے وقت اپنی ماں کے گھٹنے پر جھک کر ایک بابرکت دعا پڑھتا تھا؟

آہ! تُو نے گناہ کے گڑھوں میں بہت سے دن اور راتیں گزار دی ہیں! کبھی تُو رب کے دن کی تعلیم میں معلم تھا—کبھی انجیل کا عاشق تھا (کم از کم بظاہر)—جسے اب تُو ترک کر چکا ہے اور اُس سے نفرت کرتا ہے۔ "تُو کہاں سے آیا ہے؟" کیا اُن پرانی روحانی تحریکوں سے، جو اب مٹ چکی ہیں؟ یا اُس پرانے اقرار سے جو اب بے حرمتی کا نشان بن چکا ہے؟ کبھی تُو خُدا کی خدمت میں تھا، مگر اب شیطان کے مذبح پر قربانی چڑھا رہا ہے—شاید گناہ کی رہنمائی میں سب سے آگے ہے، حالانکہ ایک وقت تھا جب تُو آسمان کے دروازے کے قریب تھا۔

"تُو کہاں سے آیا ہے؟" یاد کر، کہ تُو کہاں سے گر گیا ہے، اور توبہ کر! اور "تُو کہاں جائے گا؟"

II

مجھے یہ سوال پوچھنے دے !

تو آج رات یہیں کھڑا ہے، "تُو کہاں جائے گا؟" ایک اور گناہ آج رات تجھے لہا رہا ہے، کیا تُو اُسے کرے گا؟ میں تیرے ساتھ کھڑا ہونا چاہوں گا، جیسے قدیم ستھیوں میں سے ایک اُس وقت کھڑا ہوا تھا جب اُس کے ملک پر دشمن چڑھائی کرنے والا تھا۔

اُس نے دشمن کے سردار کے سامنے زمین پر ایک لکیر کھینچ دی اور کہا، "اس لکیر کو پار کر، اور ہمیشہ کے لیے جنگ ہوگی، لیکن اگر تُو یہیں رُک جائے تو شاید صلح ہو جائے۔" میں آج رات تیرے قدموں کے سامنے ایک لکیر کھینچتا ہوں، ازل کے خُدا کے نام پر، میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ اُس گناہ سے باز آ جا! اگر تُو نے اُسے ایک بار پھر کیا، تو شاید پھر کبھی رحمت کا نرسنگا تیرے لیے معافی کا پیغام نہ بجائے۔

تُو کہاں جائے گا؟" اوہ! کسی گُٹے کی مانند اپنی قے کی طرف نہ پلٹ، نہ اُس خنزیر کی مانند جو دھویا گیا تھا مگر پھر کیچڑ" میں لوٹنے لگا۔ آگے مت بڑھ، کیونکہ "تُو کہاں جائے گا؟" جو آج گناہ کرتا ہے، کل اُس سے بڑھ کر کرے گا، اور اگلے دن اور بھی زیادہ۔ بہت سے جوان جب لندن کی دنیاوی عیش و عشرت میں قدم رکھتے ہیں، تو انہیں یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ وہ آخر کار بدچلن، فاسق، اور برباد ہو جائیں گے۔ بہت سی عورتیں جب گناہ سے کھیلنے لگتی ہیں، تو انہیں یہ خیال بھی نہیں آتا کہ ایک دن اُن کا نام رسوائی کے ساتھ لیا جائے گا۔ بہت سے نوجوان جو آج اپنے مالک کے خزانچی ہیں اور ایمانداری سے کام کر رہے ہیں، وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہ ایک دن چور بن جائیں گے۔ مگر وہ اُس پہلے قدم کو بڑھانے والے ہیں جو انہیں اُس انجام کی طرف لے جائے گا۔ گناہ کی راہ پر پہلا قدم۔

اوہ! "تُو کہاں جائے گا؟" میں یقین کرتا ہوں کہ بہت سے مرد اور عورتیں، اگر وہ بیس سال پیچھے جا سکتے، اور پھر اپنی زندگی کی سچی تاریخ کو پڑھتے، تو وہ ضرور کہنے، "ہم کبھی ایسا نہ کریں گے۔ کیا تیرا خادم کوئی کتا ہے کہ ایسا کام کرے؟" وہ اس گمان پر سخت غصے میں آ جاتے کہ وہ کبھی ایسے گناہ میں گر سکتے ہیں جس میں آج وہ بالفعل گر چکے ہیں۔ "تُو کہاں جائے گا؟" رُک جا! رُک جا! اے وہ لوگو جو بدی کی طرف بڑھ رہے ہو، رُک جاؤ! اُس زندہ خُدا کے نام پر، رُک جاؤ! ایسا نہ ہو کہ تم ہلاکت کی طرف بڑھو، اور وہ ایک قدم جو تم آج اُٹھانے والے ہو، تمہاری ابدی بربادی کا سبب بن جائے، کیونکہ سب سے خطرناک بات یہی ہے۔

تُو کہاں جائے گا؟" گناہ کی راہ ہلاکت کی راہ ہے۔ انسان گناہ کر کے خوش نہیں رہ سکتا۔ انجام، انجام، انجام، انجام پر غور کر!" یہ آج کا، نہ کل کا معاملہ ہے، بلکہ وہ وقت ہے جب تو اپنی زندگی کے آخری لمحے میں ہو گا، بلکہ یہ اُس گھڑی کی بات ہے جب تو مردوں میں سے جی اُٹھے گا اور عدالت کے آخری نرسنگے کی آواز گونجے گی۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب کتابیں کھولی جائیں گی، فیصلے سنائے جائیں گے، راستبازوں کو شریروں سے الگ کیا جائے گا۔ یہ وہ گھڑی ہے جو اس سوال پر منحصر ہے، "تُو کہاں جائے گا؟" اوہ! بغیر معافی کے عدالت میں مت جا، عدالت میں مت جا تاکہ تجھے مجرم ٹھہرایا جائے، اور "اُس جگہ ڈال دیا جائے" جہاں اُن کا کیڑا نہیں مرتا، اور آگ نہیں بجھتی۔

خُدا تجھے بچائے، اے گناہگار، وہ آج کی رات تجھے بچائے، اِن دو سوالوں کی طاقت سے، "تُو کہاں سے آیا؟ تُو کہاں جائے گا؟"

III

دریافت اور اُس کے نتائج

یہ بیان کس قدر درست تھا، "باجرہ، سارہ کی لونڈی!" اور یہ سوالات کس قدر معنی خیز تھے، جو اُس کی جان میں چُپہ گئے تھے، "تُو کہاں سے آئی؟ اور تُو کہاں جائے گی؟" تب اُس نے کہا، "یہ خُدا ہے، یہ خُدا ہی مجھ سے کلام کر رہا ہے۔" اور اُس پر وہ حقیقت آشکار ہوئی جسے اُس نے پہلے بھی سنا تھا، مگر کبھی محسوس نہ کیا تھا۔ "واقعی خُدا ہے! خُدا کوئی غیر مرئی ہستی نہیں جو کہیں دُور ہے اور مجھ سے بے خبر ہے، بلکہ وہ یہاں ہے، یہیں! اور وہ مجھے دیکھتا ہے، وہی مجھ سے معاملہ کر رہا ہے۔" اُسے وہ کوئی دور افتادہ، سوتا یا اندھا معبود نہیں، بلکہ خُدا مجھے دیکھ رہا ہے

اوہ! کس قدر جلالی لمحہ ہوتا ہے جب کوئی جان اس یقین پر جاگ اُٹھتی ہے کہ "میں تنہا نہیں ہوں، میں بے سہارا نہیں ہوں، آخر کار ایک خُدا ہے، اور وہی خُدا مجھے دیکھتا ہے، وہی مجھے اس قدر توجہ سے جانتا ہے کہ وہ مجھ سے کلام کرتا ہے!" کوئی انسان نجات نہیں پاتا جب تک کہ وہ خُدا کی قربت کو محسوس نہ کرے۔ مسیح یسوع میں خُدا، مگر پھر بھی خُدا۔ خُدا کی حضوری کا شعور نجات کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

اب باجرہ کے خیالات کچھ یوں رہے ہوں گے، "آخر کار، کوئی ہے جس نے مجھے دیکھا، اور میری گزری ہوئی زندگی کے ہر لمحے پر نظر رکھی، حالانکہ میں نے اُسے نہ دیکھا۔ وہ ہر اُس کام کو جانتا ہے جو میں نے کیا، ہر اُس خیال کو جو میرے دل میں آیا، ہر اُس بات کو جو میں نے کہی۔ اور اب میں سمجھتی ہوں کہ اُس نے مجھ سے کلام کیا، وہ مجھے عزیز رکھتا ہے۔ میں نے سوچا کہ ابرہام کو میری پرواہ نہیں، سارہ مجھ پر غضبناک تھی، اور تب میں نے کہا، 'کوئی میری جان کی پرواہ نہیں کرتا، میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔' مگر اب میں دیکھتی ہوں کہ خُدا مجھ پر نظر رکھے ہوئے تھا، اور وہ میری پرواہ کرتا تھا، اور

اگرچہ اُس نے اُسی وقت میری مدد نہ کی جب میں سب سے زیادہ ستائی گئی تھی، تب بھی اب میں جانتی ہوں کہ وہ مجھ سے "محبت رکھتا تھا، کیونکہ آخر کار، جب میں اس کنویں پر تنہا بیٹھی تھی، تو اُس نے میرے دل سے کلام کیا۔

اے گناہگار، میں روح القدس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھ پر یہی حقیقت آشکار کرے کہ آخر کار، خُدا تجھے عزیز رکھتا ہے۔ جس نے آسمان و زمین کو بنایا، وہ تجھ پر بھی نگاہ رکھتا ہے۔ اگرچہ تُو چھوٹا ہے، اور اُس کی عظیم مخلوقات کے سامنے ناچیز، پھر بھی وہ تجھ پر نظر رکھے ہوئے ہے، تجھ سے محبت رکھتا ہے۔

تب ہاجرہ کے دل میں ایک اُمید جاگی: "جب وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے، تو وہ ضرور میری مدد کے لیے آگے بڑھے گا۔" تب اُس فرشتہ نے، جو اُس سے ہمکلام ہوا تھا، اُس کے دل کو تسلی دی—اُس سے فرمایا کہ اُس کے لیے مستقبل میں ایک بہتر نصیب تیار ہے جس کا اُس نے کبھی خواب بھی نہ دیکھا تھا—اور اُس کو ایک تسلی بخش کلام کے ساتھ بھیجا جو اُس کے کانوں میں گونجتا رہا۔

اوہ! اے جان، میں دعا کرتا ہوں کہ خُدا آج کی رات تیرے ساتھ بھی ایسا ہی کرے! تُو کہتا ہے، "خُدا نے مجھے بھلا دیا ہے!" مگر وہ تجھے خوب جانتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سچ ہو—اور میں یہی اُمید رکھتا ہوں—کہ تیرا نام یسوع کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر لکھا ہے۔ اگر یہ حقیقت ہو کہ تُو، جو گناہ میں بغاوت کر رہا ہے، وہی ہے جسے خُدا نے بنائے عالم سے بیشتر محبت رکھی، تو کیا ہوگا؟ اگر تُو وہ ہے جسے نجات دہندہ نے اپنے خون سے خریدا، تو کیا ہوگا؟ اگر تُو وہی ہے جو ضرور فردوس میں بیٹھے گا، سفید لباس پہنے گا، اور وہ نیا گیت گائے گا—اگر تُو حق تعالیٰ کے فضل کا منتخب ہے، تو کیا ہوگا؟

اوہ! میں تیرے دل کی صدا سُنتا ہوں، "اگر مجھے ذرا بھی اُمید ہو کہ یہ سچ ہے، تو میں مایوسی میں نہ پڑا رہوں گا، بلکہ جاگ اُٹھوں گا اور سرگرم ہو جاؤں گا، میں اپنے پرانے ساتھیوں کو چھوڑ دوں گا، میں اپنے پرانے گناہوں کو ترک کر دوں گا، اگر یہ حقیقت ہو!"

اوہ! اے جان، میں تجھ سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ حقیقت ہے—مگر میں اُمید رکھتا ہوں کہ ایسا ہی ہو—لیکن میں تجھے ایک حقیقت ضرور بتا سکتا ہوں، اور وہ یہ ہے کہ اگر تُو ابھی یسوع مسیح پر بھروسا کرے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرے، تو پھر یہ سب سچ ہے۔ میں تیری برگزیدگی کو تیرے بلاوے سے پہچان سکتا ہوں، اور میں تیرے بلاوے کو تیری توبہ اور تیرے ایمان سے جان سکتا ہوں۔ اور اگر تُو آج کی رات سلامتی پالے—اور میں دعا کرتا ہوں کہ تُو ضرور پالے—تو تُو خُدا کا محبوب ہے۔ جس نے آسمان و زمین کو بنایا، وہ تجھ سے محبت رکھتا ہے؛ جس نے زمین کو پیدا کیا، اُس نے تجھے اپنے خون سے خریدا؛ اور آسمان تیرے بغیر مکمل نہ ہوگا۔ اگر تُو بد اعمالی کے سبب سے دُور بھی رہا ہو، تب بھی تُو اُس کا فرزند ہے، اور تیرے لوٹ آنے پر آسمان خوشی سے گونج اُٹھے گا۔ اگر تُو نشہ بازی اور ہر طرح کی بدکاری میں کھویا رہا ہو، تب بھی تُو خُدا کی قیمتی چاندی کا ٹکڑا ہے، تیرے لیے وہ گھر کو جھاڑو دے گا، چراغ جلانے گا، اور تجھے ڈھونڈ نکالے گا تاکہ تجھے نجات دہندہ کے خزانوں میں رکھا جائے۔

اوہ! یہ اُمید گناہگار کے مایوس دل میں کس قدر جوش پیدا کرتی ہے! یہ تیری نیکی کے باعث نہیں، بلکہ اُس کی بے نہایت بھلائی کے باعث ہے کہ وہ تجھ سے ملاقات کے لیے آتا ہے، اگرچہ تُو نالائق ہے، پھر بھی وہ تجھے دیکھتا ہے—محبت بھری نگاہوں سے وہ تجھے دیکھتا ہے، اور آج کی رات وہ تجھ سے تیرا نام لے کر مخاطب ہوتا ہے۔

اب جب ہاجرہ پر یہ حقیقت آشکار ہوئی، تو اُسے ایک اور سچائی بھی معلوم ہوئی۔ اُس نے کہا، "کیا میں نے بھی یہاں اُس کو دیکھا جو مجھے دیکھتا ہے؟" گویا یہ کہنے لگی، اور شاید پہلے اُسے اس کا علم نہ تھا، کہ جس طرح خُدا اُس کے پاس آسکتا ہے، اُسی طرح وہ بھی خُدا کے پاس جا سکتی ہے۔ "خُدا نے مجھے تلاش کیا، اور اب میں اُسے تلاش کر سکتی ہوں۔" مخلوق اور خالق کے درمیان کوئی ایسا گہرا فاصلہ نہیں کہ پُر نہ ہو سکے۔ ہم آسمان کو پیغام بھیج سکتے ہیں، اور آسمان سے برکتیں پا سکتے ہیں۔ اُس نے اُس لمحے سے یہ جان لیا کہ خُدا حقیقی ہے، جیتا جاگتا ہے، قابل فہم ہے، اور وہ اُس کی دعائیں سُنتا اور اُس کی عرضداشتوں کا جواب دیتا ہے، اور واقعی اُس سے مخاطب ہوا ہے۔

اوہ! میں نہیں جانتا کہ کوئی چیز آدمی میں ایسا حوصلہ، ایسی تقویت، ایسی خوشی اور ایسا صبر پیدا کرتی ہے جیسا یہ یقین کہ خُدا نے اُس سے کلام کیا ہے—کہ خُدا نے اُس سے محبت کے کلمات اور وعدے کہے ہیں۔ یقیناً اُس دن کے بعد بے چاری ہاجرہ یہ کہتی ہوگی، "میں واپس جاؤں گی، میں ضرور واپس جاؤں گی۔ ابرہام کا خُدا مجھ سے ہمکلام ہوا ہے۔ اگر ابرہام مجھ پر مہربان نہ بھی ہو، تو میں سبہ لوں گی، کیونکہ ابرہام کے خُدا نے مجھ سے کلام کیا ہے۔ اگر سارہ پہلے سے زیادہ سخت ہو، تو بھی کوئی پرواہ نہیں—شاید میں اُسے یہ سب کچھ نہ بتا سکوں، لیکن اوہ! یہ خوشی میرے دل میں بسی رہے گی—خُدا نے مجھ سے "کلام کیا ہے، اُس نے مجھے اپنی عنایت کی یقین دہانی دی ہے، اُس نے مجھے برکت بخشی ہے

اب وہ نوجوان جو سمجھتا ہے کہ اُس کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے، اگر وہ آج کی رات اپنے گناہوں کی معافی پائے اور خُداوند اُس سے ہمکلام ہو، تو وہ لوٹ کر کہے گا، "شاید اس معاملے میں میری بھی کچھ خطا تھی، لیکن چاہے کچھ بھی ہو، میں نجات پا چکا ہوں اور اب سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں۔"

اور وہ غریب شخص، جو اپنی بدحال پوشاک کی وجہ سے اس عبادت گاہ میں آنے سے بھی جھجھک رہا تھا، اور جو مایوسی سے کہہ رہا تھا، "میں زندگی کی جنگ چھوڑ دوں گا، میں دوبارہ کوشش نہ کروں گا۔" اوہ! اگر آج رات وہ یہ کہہ سکے، "مجھے معلوم ہو گیا کہ خُدا نے مجھ سے کلام کیا، مجھے نجات دہندہ کے قدموں میں لے آیا، اور میرے گناہ مٹا دیے۔" اوہ! پیارے بھائی، تُو دوبارہ ہتھیار اُٹھا لے گا اور زندگی کی جنگ میں پھر سے کھڑا ہو جائے گا، اور تیری غربت تجھے اتنی کڑوی نہ لگے گی، اُس کی تلخی جاتی رہے گی، اور اس کا بوجھ تیرے دل کو زخمی نہ کرے گا! خُدا کی طرف سے ایک کلام حاصل کر لے، اور جان لے کہ تُو اُس کا فرزند ہے، اور پھر تُو کہہ سکے گا، "اب اے ہواؤں، زور سے چل! اے لہرو، پیہر جا! اور اے عناصر، اپنی شدت دکھاؤ! مگر جس خُدا کی قدرت تم سب پر حاکم ہے، وہ میرا دوست ہے، اور تم میں سے کوئی بھی مجھے "نقصان نہ پہنچا سکے گا"

اگر تُو غور کرے، تو یہی حال ہاجرہ کا بھی تھا۔ جب اُس نے خُداوند کی آواز سنی اور جان لیا کہ خُدا اُسے دیکھتا ہے، اور یہ کہ وہ خُدا سے بات کر سکتی ہے، تو فوراً ہی وہ واپس چلی گئی۔ اُسے واپس جانے کا حکم ملا، اور وہ لوٹ گئی۔ اُس نے اپنے آپ کو تابع کر دیا۔ بعد میں اگرچہ اُس کے بیٹے میں وہی پرانا خون جوش مارا، مگر تُو ہاجرہ کو دوبارہ اپنی مالکہ سے جھگڑتے ہوئے نہیں دیکھتا، بلکہ وہ صبر سے اپنی حالت کو سہہ لیتی ہے، اُس برکت کی یاد میں جو اُسے ملی تھی۔ یہی حال انسانوں کا بھی ہے۔ وہ خودسر، ضدی اور اپنی مرضی پر چلنے والے ہوتے ہیں، لیکن جب خُدا کا فضل اُن پر آتا ہے، تو وہ اپنے کندھوں کو مسیح کے جُوئے کے نیچے جھکا دیتے ہیں اور نرم و فرمان بردار بن جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ خُدا کی محبت میں خوش ہوتے ہیں، اس لیے دُنیا کی مصیبتوں کو صبر سے سہہ لیتے ہیں۔

اُس دیوانے کی کہانی کو یاد کر جو نہایت پیہرا ہوا تھا۔ اُسے کئی بار زنجیروں میں جکڑا گیا، مگر اُس نے اُنہیں توڑ ڈالا۔ اُس نے اپنے گھر کو چھوڑ دیا تھا اور قبروں میں جا بسا تھا۔ اُس کی چیخ و پکار اور چلاپٹوں سے رات دہشت ناک ہو جاتی تھی۔ لوگ اُس راستے سے گزرنے کی ہمت نہ کرتے، کیونکہ وہ درندوں سے بھی بدتر تھا۔ اُس نے اپنے جسم کو پتھروں اور کانٹوں سے چیر ڈالا تھا۔ کوئی اُسے قابو میں نہ لا سکتا تھا۔ مگر جب یسوع نے اُس ناپاک روح کو حکم دیا، "میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ اس میں سے نکل آ!" تب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شخص، جو کئی دنوں سے برہنہ تھا، لباس پہنے، ہوش و حواس میں آیا، اور یسوع کے قدموں میں بیٹھا تھا۔

اوہ! اگر یہاں کوئی ایسی بے چین رُوح ہو، جو دُکھ، بے توجہی، دوسروں کی بے انصافی، اور اپنی ہی خطاؤں کے سبب سے بگڑ گئی ہو، اور اگر خُداوند تجھے اپنے پیارے بیٹے یسوع پر بھروسا کرنے کے لیے لے آئے، اور تُو اپنے سب گناہوں کو اُس پر لدھا ہوا دیکھ لے، تو تُو اُسی لمحے ایک نیا انسان بن جائے گا۔ تیری بیوی تجھے پہچان نہ سکے گی، نہ تیرے بچے۔ تُو ایسا بدلا ہوا ہوگا جو پہلے کبھی نہ تھا۔ تُو اپنے کاروبار کو لوٹ جائے گا، اپنے بوجھوں کو واپس اُٹھا لے گا، اپنی مصیبتوں کو پھر سے سہے گا، اور یہ سب کچھ اُس کی خاطر کرے گا جس نے آسمان سے کلام کیا اور تیری جان کو بچایا۔

اب میں جانتا ہوں کہ میرا کلام تم میں سے اکثر پر لاگو نہیں ہوتا۔ میں نے منادی کرتے ہوئے سوچا کہ شاید تم میں سے کوئی کہے کہ میں تو بس ایک دو اشخاص سے ہی کلام کر رہا تھا۔ خیر، میں تمہیں اپنی دلیل بتاتا ہوں: "تم میں سے کون ہے جس کے پاس سو بھینچے ہوئے اور اگر اُن میں سے ایک کھو جائے، تو وہ اُن ننانوے کو بیابان میں نہ چھوڑ کر اُس کھوئی ہوئی کو ڈھونڈنے نہ جائے؟" پس میں بھی اُس کھوئی ہوئی کو ڈھونڈنے نکلا، اور میرا آقا بھی۔ آمین۔

یہ تفسیر سی۔ ایچ۔ سپرجن کی ہے، جو 1 کرنتھیوں 13 اور افسیوں 1 کے متعلق ہے۔

13 کرنتھیوں

آیت 1: اگرچہ میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں، لیکن مجھ میں محبت نہ ہو، تو میں بجنے والے پیتل یا جھنجھٹائی جھانجھ کی مانند ہوں۔

اگر خُدا سے محبت نہ ہو، اور نہ ہی آدمیوں سے محبت، تو سب کچھ بے فائدہ ہے۔ جو کچھ ہم کہتے ہیں، اگر اُس میں خُدا کا کلام موجود نہ ہو، تو وہ محض ایک بے معنی آواز ہے، جو آسمانی سچائی کو منتقل نہیں کرتی۔ "میں بجنے والے پیتل یا جھنجھٹائی جھانجھ کی مانند ہوں۔" پس اگر کوئی ہم میں سے جو مسیح کی گواہی دیتا ہے، خود کو اسی حال میں پائے، تو کیا ہی افسوسناک بات ہو گی!

آیت 2: اور اگرچہ مجھے نبوت کرنے کا ملکہ ہو، اور میں سب بھیدوں اور سب علم کو جانتا ہوں، اور اگرچہ مجھ میں پہاڑوں کو بٹا دینے والی ساری ایمان ہو، مگر محبت نہ ہو، تو میں کچھ بھی نہیں۔

یہوداہ اسکریوتی میں یقیناً خُدا کے معجزات پر ایمان تھا، لیکن وہ نجات نہ پایا۔ اُس کے اندر خودغرضی کا جذبہ غالب تھا، اور نہ اُسے خُدا سے محبت تھی، نہ ہی آدمیوں سے۔ پس یہ آیت اُن سب کے تکبر کے پر کاٹ دیتی ہے جو اپنے علم اور روحانی نعمتوں پر فخر کرتے ہیں! بہت سے ایسے ہیں جن کے پاس زیادہ نعمتیں نہیں—جو دنیا کی نظر میں غیر معروف ہیں—لیکن وہ خُدا سے سچے دل سے محبت کرتے ہیں، اور یہی مقبول ہیں۔ خُدا کے میزان میں محبت کا سک، کسی بھی بڑے علم یا مرتبے سے زیادہ وزن رکھتا ہے۔

آیت 3: اور اگرچہ میں اپنا سارا مال غریبوں کو کھلانے میں صرف کر دوں، اور اگرچہ میں اپنا بدن جلائے جانے کے لیے دے دوں، لیکن محبت نہ ہو، تو مجھے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔

محبت دل کی کیفیت ہے، اور اگر دل خُدا کے حضور درست نہ ہو، تو ظاہری نیک اعمال، خواہ وہ محبت سے نکلنے والے بہترین اعمال سے ملتے جلتے ہی کیوں نہ ہوں، خُدا کے نزدیک بے کار ہیں۔ خُدا دل کو دیکھتا ہے، اور اگر دل اُس کے حضور درست نہ ہو، تو انسان کے سب اعمال رائیگاں ہیں۔

آیت 4-5: محبت صبر کرنے والی اور مہربان ہے؛ محبت حسد نہیں کرتی؛ محبت شیخی نہیں مارتی، پھولتی نہیں؛ نازیبا سلوک نہیں کرتی، اپنی بہتری نہیں چاہتی، جلدی غصہ نہیں کھاتی، بدگمانی نہیں کرتی۔

ہمیشہ دوسروں کے اعمال کی بہترین توجیہ کرنے کی کوشش کرو، اور نرمی کو غالب آنے دو۔

آیت 6-11: محبت بدی سے خوش نہیں ہوتی، بلکہ سچائی سے خوش ہوتی ہے؛ سب کچھ سہہ لیتی ہے، سب باتوں کا یقین کرتی ہے، سب باتوں کی امید رکھتی ہے، سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔ محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ لیکن جہاں نبوتیں ہیں، وہ موقوف ہو جائیں گی؛ جہاں زبانیں ہیں، وہ جاتی رہیں گی؛ جہاں علم ہے، وہ مٹ جائے گا۔ کیونکہ ہم جزوی طور پر جانتے ہیں اور جزوی طور پر نبوت کرتے ہیں۔ مگر جب کامل چیز آئے گی، تو جو جزوی ہے، وہ موقوف ہو جائے گا۔ جب میں بچہ تھا، تو بچوں کی طرح بولتا تھا، بچوں کی طرح سمجھتا تھا، بچوں کی طرح سوچتا تھا؛ مگر جب میں بالغ ہوا، تو بچوں کی باتیں چھوڑ دیں۔

جو کچھ ہم علم اور فصاحت کہتے ہیں، وہ سب ختم ہو جائے گا۔ جیسے جیسے ہماری روحانی نشوونما ہوگی، ہمیں ان بچگانہ چیزوں کی ضرورت نہ رہے گی۔

آیت 12-13: کیونکہ اب ہم آئینہ میں دھندلے طور پر دیکھتے ہیں، مگر اُس وقت روبرو دیکھیں گے: اب میں جزوی طور پر جانتا ہوں، مگر اُس وقت ویسا جانوں گا جیسا میں جانا گیا ہوں۔ پس اب ایمان، امید، اور محبت یہ تینوں باقی ہیں۔

یہ تین قائم رہنے والی برکتیں ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ایمان اور امید آسمان میں نہ ہوں گے۔ کیوں نہیں؟ کیوں نہیں؟ میرے نزدیک وہاں ان کے لیے بہت وسعت ہوگی—بہت جگہ ہوگی۔ کیا جب میں آسمان میں جاؤں گا، تو بے ایمان ہو جاؤں گا؟ کیا مجھے اپنے جسم کے جی اُٹھنے پر ایمان نہ ہوگا؟ کیا مجھے اُس کی امید نہ ہوگی؟ کیا آسمان میں میں مسیح کی دوسری آمد پر ایمان نہ رکھوں گا؟ کیا میں اُس کی امید نہ رکھوں گا؟ کیا میں مسیح کی کامل فتح پر ایمان نہ رکھوں گا، کہ وہ دریا سے لے کر زمین کی انتہا تک سلطنت کرے گا؟ اور کیا میں اُس کی امید نہ رکھوں گا؟ اگر ہم آسمان میں ایمان اور امید سے محروم ہو جائیں، تو یہ وہ دو چیزیں کھو دینا ہوگا جنہیں رسول نے خاص طور پر "قائم رہنے والی چیزیں" کہا ہے۔

آیت 13: مگر ان میں سب سے بڑی محبت ہے۔

یہ سب سے ارفع ہے، سب سے بلند چوٹی۔ یہ بنیاد نہیں—بنیاد ایمان ہے۔ جیسے مکمل کھلا ہوا گلاب اُس تنا سے عظیم تر ہے جو اُسے سہارا دیتا ہے، ویسے ہی اگرچہ ایمان نہایت ضروری ہے، اور امید نہایت تسلی بخش، مگر محبت ان تینوں میں سب سے حسین اور روشن ہے۔

افسیوں 1

—آیت 1: پالوس، جو یسوع مسیح کا رسول خُدا کی مرضی سے ہے

اُسے آدمیوں نے رسول نہ بنایا، نہ ہی اُس نے یہ خدمت اپنی مرضی سے اختیار کی، بلکہ وہ خُدا کی مرضی سے رسول ٹھہرا۔

آیت 1: اُن مقدسوں کے نام جو افسس میں ہیں، اور اُن کے جو مسیح یسوع میں وفادار ہیں

افسس کے مقدس، وہ جو اُس شہر میں بستے تھے جہاں لوگ "افسیوں کی دیوی دیانا عظیم ہے!" پکارتے تھے، انہیں بُت پرستی کے خلاف مضبوط گواہی دینی پڑی۔ اور اے عزیزو، آج لندن کے مقدسین کے لیے بھی یہ آسان نہیں کہ وہ اپنے خداوند کے وفادار رہیں، کیونکہ اِس بُری نسل میں بھی بہت کچھ ایسا ہے جس کے خلاف احتجاج ضروری ہے۔ لیکن جیسے افسس میں مقدسین تھے، خُدا کرے کہ لندن میں بھی بہت سے ایسے ہوں۔

آیت 2: فضل اور سلامتی تمہیں خُدا ہمارے باپ کی طرف سے اور خُداوند یسوع مسیح کی طرف سے حاصل ہو۔

پالوس چاہتا ہے کہ ہم پُرسکون، مطمئن، اور آرام میں ہوں۔ لیکن یہ سلامتی فضل پر مبنی ہونی چاہیے۔ وہ دعا نہیں کرتا کہ ہم "فضل کے بغیر سلامتی پائیں، بلکہ کہتا ہے، "فضل اور سلامتی تمہیں حاصل ہو۔

آیت 3-4: مبارک ہو خُدا اور ہمارے خُداوند یسوع مسیح کا باپ، جس نے ہمیں مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی —، برکت بخشی: جیسا کہ اُس نے ہمیں دُنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے مسیح میں جن لیا

چنیدگی کے اِس اعلیٰ بھید کی تعلیم خُدا کے کلام میں موجود ہے، لیکن بعض اِسے بیان کرنے سے ڈرتے ہیں۔ مگر ہمارا رسول ایسا نہیں کرتا۔ وہ اِسے کھلے اور صاف الفاظ میں پیش کرتا ہے، اور ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے، البتہ دوسرے عقائد کے تناسب کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔

آیت 4-5: تاکہ ہم اُس کے حضور محبت میں مقدس اور بے عیب ٹھہریں: اور یسوع مسیح کے وسیلہ سے اپنی خوشنودی کی نیک —، مرضی کے موافق ہمیں فرزندیت کے لیے مقرر کیا

تم اکثر انسان کی آزاد مرضی کے بارے میں سنتے ہو، اب خُدا کی آزاد مرضی کے بارے میں بھی سنو۔ بعض لوگ یوں بات کرتے ہیں گویا خُدا انسان کا مقروض ہے اور اُسے انسان کی مرضی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ خُدا خود مختار ہے، اور جہاں چاہے اپنے فضل کو عطا کرتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ ہم جان لیں کہ یہ سب کچھ اُس کی نیک مرضی کے مطابق ہے۔

آیت 6: تاکہ اُس کے اُس فضل کے جلال کی ستائش ہو، جس سے اُس نے ہمیں اُس محبوب میں مقبول کیا۔

کیا کسی بھی زبان میں اِن چار الفاظ سے زیادہ خوشخبری بھرے الفاظ ہو سکتے ہیں: "محبوب میں مقبول"؟ اوہ! اگر تم یہ کہہ سکتے ہو، اگر تم اِسے سچ مانتے اور محسوس کرتے ہو، تو تم دنیا کے سب سے خوش نصیب انسان ہو۔ "محبوب میں مقبول" — تم مسیح کے بغیر ہرگز مقبول نہیں ہو سکتے، کیونکہ وہی باپ کا سب سے عزیز ہے۔ مگر اُس میں اتنی لیاقت ہے کہ اُس کا فضل ہمارے سب گناہوں کو ڈھانپ لے، اور ہم اُس محبوب میں مقبول ہوں۔

آیت 7: اُسی میں ہمیں اُس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی، یعنی گناہوں کی معافی، اُس کے فضل کی دولت کے مطابق حاصل ہوئی۔

دیکھو کیسے رسول بار بار اِس پر زور دیتا ہے کہ ہمیں سب کچھ مسیح میں حاصل ہے۔ وہ کئی بار کہتا ہے، "اُسی میں"، "مسیح میں"۔ ہمیں مخلصی ملی، ہم آزاد ہوئے، ہم اب قید میں نہیں۔ اِس کی قیمت کیا ہے؟ "اُس کے خون کے وسیلہ سے۔" اِس کا نتیجہ کیا ہے؟ "گناہوں کی معافی۔" ہماری نجات کی پیمائش کیا ہے؟ "اُس کے فضل کی دولت کے مطابق۔"

آیت 8: جسے اُس نے ساری حکمت اور فہم کے ساتھ ہم پر افراط سے نازل کیا؛

خُدا اپنے فضل کو ہم پر طوفان کی مانند نہیں برساتا، بلکہ اُسے ہماری برداشت کے مطابق عطا کرتا ہے۔ اُس کے فضل کی دولت ہمارے لیے ہے، مگر وہ اپنی حکمت اور مصلحت سے اُسے ہمیں مرحلہ وار سکھاتا ہے، اور ہمیں آہستہ آہستہ ایک فضل سے دوسرے فضل کی طرف بڑھاتا ہے، جیسا کہ ہماری کمزور ہستی خوشی کا بوجھ سہہ سکے۔

آیت 9-10: اور اُس نے اپنے بھید کی وہ مرضی ہم پر ظاہر کی، جو اُس نے اپنی نیک رضا کے موافق اپنے آپ میں ٹھہرائی تھی: تاکہ وقتوں کے پورے ہونے پر وہ سب چیزوں کو جو مسیح میں ہیں، خواہ آسمان پر ہوں، خواہ زمین پر، ایک ہی میں جمع کرے۔

مسیح میں آسمان پر بھی چیزیں ہیں، اور زمین پر بھی چیزیں ہیں، مگر جو کچھ بھی مسیح میں ہے وہ سب ایک میں اکٹھا کیا جائے گا۔ تمام نجات یافتہ ایک بڑی جماعت کی مانند آ کر اُس لامحدود جلال کے تخت کے سامنے جھکیں گے۔

—آیت 11: اُسی میں
ان الفاظ پر غور کرو۔

—، آیت 11: ہمیں میراث بھی ملی ہے
ہمیں میراث حاصل ہو چکی ہے۔ ہم نے ابھی سے فضل کی بادشاہی میں داخلہ پا لیا ہے۔

آیت 11-12: کیونکہ ہم اُسی کے مقصد کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے، پہلے سے مقرر کیے گئے: تاکہ ہم اُس کے جلال کی ستائش کے لیے ہوں، جو پہلے مسیح پر امید رکھے ہوئے تھے۔

پہلے مقدسین لشکر کے آگے آگے چلے اور وہ آج تک خُدا کے جلال کی ستائش کے لیے ہیں۔ ہم رسولوں اور شہیدوں کے لیے خُدا کا شکر ادا کرتے ہیں جو ہم سے پہلے گزرے۔ ہم اُن کے پیچھے چلیں گے جیسے وہ مسیح کے پیچھے چلے۔

آیت 13: اُسی میں تم نے بھی، جب تم نے سچائی کا کلام سنا، یعنی اپنی نجات کی خوشخبری، اُس پر ایمان لانے کے بعد، اُس —، وعدہ کیے ہوئے روح القدس سے مہر کیے گئے

ایمان کے بعد، روح القدس روح میں بسا دیا جاتا ہے۔ یہی مہر ہے۔ یہ نہیں کہ روح القدس کوئی مہر لاتا ہے، بلکہ وہ خود مہر ہے۔ جہاں وہ سکونت کرتا ہے، وہی خُدا کی محبت کی مہر ہے اُس شخص پر۔

آیت 14: جو ہماری میراث کا بیعانہ ہے، تاکہ اُس مملوکہ کی مخلصی عمل میں آئے، اُس کے جلال کی ستائش کے لیے۔

روح القدس پہلے مہر ہے، پھر بیعانہ ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ بیعانہ کیا ہوتا ہے۔ یہ گروی کی طرح نہیں ہوتا، کیونکہ گروی رکھی چیز بعد میں واپس لے لی جاتی ہے، مگر بیعانہ اُسی چیز کا ایک حصہ ہوتا ہے جو آخری طور پر حاصل ہونی ہے۔ جیسے کوئی مزدور ہفتے کے آخر میں پوری اجرت لینے کی بجائے، جمعرات کو کچھ رقم بیعانے کے طور پر لے لے، وہ اُسے کبھی واپس نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے اجرات کا حصہ ہوتا ہے۔
اسی طرح روح القدس ہمیں دیا گیا ہے، اور جب ہمیں وہ ملا، تو ہم نے خود مسیح کو پا لیا۔

آیت 15-16: اُسی واسطے میں بھی، جب سے تمہارے خُداوند یسوع میں ایمان اور سب مقدسوں سے محبت کی خبر سنی، تمہاری بابت شکر گزاری کرنا نہیں چھوڑتا، اور اپنی دُعاؤں میں تمہارا ذکر کرتا ہوں؛

کیا ہم بھی ایسی ہی دعا کرتے ہیں؟ کیا ہم اپنی دُعاؤں میں لوگوں کا ذکر کرتے ہیں؟ ایسا کرنا بہت اچھا ہے۔ بہتر ہوگا کہ ہم اُن لوگوں کی فہرست بنائیں جن کے لیے دعا کرنی چاہیے، اور جب ہم خُدا کے حضور آتے ہیں تو اُن ناموں کو لے کر دعا کریں۔

مجھے ایک مرد خُدا کا علم ہے جو کئی سالوں سے خُدا کے ساتھ حساب کتاب کی ایک فہرست رکھتا ہے۔ وہ اپنی دُعاؤں کی درخواستیں لکھتا ہے، اور جب وہ قبول ہو جاتی ہیں، تو اُنہیں نشان لگا دیتا ہے، اور جو قبول نہ ہوں، اُنہیں دہراتا رہتا ہے۔ اُس نے مجھے بتایا کہ اُس کی فہرست میں ایک نام ایسا ہے جس کے لیے وہ برسوں سے دعا کر رہا ہے، اور وہ شخص اب تک ایمان نہیں لایا، مگر وہ واحد شخص ہے جو زندہ ہے، باقی سب مسیح میں آ کر ایمان میں مر چکے۔ مگر میرا دوست اُس کی تبدیلی کے لیے آج بھی اُسی اعتماد سے دعا کر رہا ہے جیسے کہ کرسمس اپنے مقررہ وقت پر آتا ہے۔ کاش کہ ہم بھی خُدا کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کریں، مگر ہماری دعائیں دھندلی اور غیر حقیقی ہوتی ہیں۔ خُدا ہمیں دعا کرنا سکھائے

آیت 17-18: کہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کا خُدا، جو جلال کا باپ ہے، تمہیں حکمت اور مکاشفہ کی روح بخشے، تاکہ تم اُسے —، پہچانو: اور تمہاری عقل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تاکہ تم جان لو کہ اُس کے بلانے کی امید کیا ہے

دیکھو، اُس نے اُن کے ایمان اور محبت کے لیے شکر ادا کیا۔ مگر تین الہی بہنیں ہیں جنہیں کبھی الگ نہیں کیا جانا چاہیے — "ایمان، امید، اور محبت۔ چنانچہ رسول دعا کرتا ہے، "کہ تم جان لو کہ اُس کے بلانے کی امید کیا ہے۔"

آیت 18-21: اور اُس میراث کے جلال کی دولت جو اُس نے مقدسوں میں رکھی ہے، اور ہم ایمان لانے والوں کے حق میں اُس کی قدرت کی بڑی عظمت کیا ہے، جو اُس کی قوی قدرت کے موافق ہے، جو اُس نے مسیح میں ظاہر کی، جب اُسے مردوں میں سے چلایا، اور آسمانی مقاموں پر اپنی دہنی طرف بٹھایا، سب ریاست، اقتدار، قدرت، سلطنت اور ہر نام سے بلند، جو نہ صرف اس جہاں میں بلکہ اُس آنے والے میں بھی لیا جائے گا۔

دیکھو، مسیح کو کس قدر بلندی پر بٹھایا گیا! وہی قدرت جو مسیح کو مردوں میں سے چلانے اور اُسے آسمان پر بٹھانے کے لیے کام میں آئی، ہر ایماندار کی نجات میں بھی عمل میں آتی ہے۔ کوئی چیز اُس شخص کو نہیں بچا سکتی مگر خدا کی قادر مطلق قدرت، اور وہی قدرت جو مسیح کے جلال کے لیے کام میں آئی، کسی گناہگار کی نجات کے لیے بھی کم نہیں۔

آیت 22-23: اور سب چیزیں اُس کے قدموں کے نیچے کر دیں، اور اُسے کلیسیا کا سب چیزوں پر سردار ٹھہرایا، جو اُس کا بدن ہے، اور اُس کی معموری ہے جو سب میں سب کو معمور کرتا ہے۔

خدا ہمیں اس باب کے پڑھنے میں برکت دے۔